مختلف علوم، مثلاً فلسفہ، طب، فقہ، اصول فقہ، علمِ نحو اور علمِ ہیئت پر کم و بیش ۷۰ کتابیں ان کی یادگار ہیں۔ سب سے زیادہ شہرت زیرنظر بدایۃ المجتہد کو ملی کیوں کہ یہ کتاب کسی مسئلے کے بارے میں تمام بڑے بڑے ائمہ کرام اور علماے عظام کی آرا کا انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں آرا کے ساتھ ساتھ ان کے دلائل بھی بیان کیے گئے ہیں۔ اس طرح یہ کتاب بیک وقت فقہ اور مصادر فقہ کا ایک بہترین اور حسین امتزاج بن گئی ہے۔ علامہ ابن رشد مختلف ائمہ اسلام کی آرا کے اختلاف کی وجہ بھی بتاتے ہیں، پھر اپنے نزدیک ترجیحی مسلک کا ذکر کر کے اس کی وجہ بھی بیان کر دیتے ہیں۔ آپ اندھی تقلید کے بجاے علمی و تحقیقی تقلید کے قائل ہیں۔ وہ تعصبِ مسلکی کا شکار نہیں، علمی ترجیح کو وزن دیتے ہیں۔

اس قدر و قیمت کی حامل کتاب اچھے اُردو ترجمے سے محروم تھی۔ ڈاکٹر عبیداللہ فہد فلاحی نے اس شاہ کار کتاب کا اُردو میں ترجمہ کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا بڑا علمی کام ہے اور قابلِ قدر ہے مگر اس کتاب کا ترجمہ کرتے وقت کافی مقامات پر تسامح ہوگیا ہے، مثلاً (ص ۹۷ پر) انما ذلك عرق وليس بالحيضة کا ترجمہ موصوف نے کیا ہے: 'یہ تو بس پانی ہے حیض نہیں ہے'، جو صحیح نہیں ہے۔ صحیح ترجمہ یہ ہے: 'یہ تو ایک رگ ہے حیض نہیں'۔ اس سے استحاضہ اور حیض میں فرق واضح کیا گیا ہے۔ اسی طرح ص ۱۰۹ پر عرق کا معنی ''رطوبت'' کیا ہے حالاں کہ یہاں بھی وہی 'رگ' کا معنی ہے۔ اسی طرح ترجمہ، اعراب اور پروف کی اغلاط کافی پائی جاتی ہیں، تاہم اغلاط و تسامحات کے باوجود ڈاکٹر صاحب اور ناشرین نے بڑی خدمت انجام دی ہے۔ (عبدالوکیل علوی)

حدود قوانین اور رضوی کمیشن تجزیاتی مطالعہ، ثریا بتول علوی۔ ناشر: منشورات، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ صفحات: ۹۶۔ قیمت: ۲۱ روپے۔

زیرنظر کتاب میں مصنفہ نے جنرل پرویز مشرف صاحب کے مقرر کردہ ویمن کمیشن کا حدود قوانین کے بارے میں اعتراضات کا علمی انداز میں جائزہ لیا ہے۔ یہ دراصل ایک مکتبِ فکر کا جائزہ ہے جو اسلامی روایات اور اقدارِ حیات سے ناآشنا ہے۔ اس سے وابستہ لوگ جن میں خواتین کچھ زیادہ سرگرم نظر آتی ہیں یورپ کی کورانہ تقلید سے اپنا تشخص مسخ کر چکے ہیں۔ اس کتاب میں